Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَعَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ہفت روزہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۲۴ | ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ ۸ امان ۱۳۵۹ ہش ۸ مارچ ۱۹۸۰ء | نمبر ۵۵

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

نماز وقت پر باجماعت ادا کرنا خدا تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے

دل میں خدا تعالیٰ کی عظمت اور محبت پیدا کرنے کے لئے نماز سب سے بڑھ کر ہے

ارشاد باری تعالیٰ

مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ۝ (مدثر ۴۳-۴۴)

ترجمہ:- (دوزخیوں سے پوچھا جائے گا) تمہیں کونسی چیز جہنم کی طرف لے گئی۔ وہ جواب دیں گے ہم نمازیں نہیں پڑھا کرتے تھے۔

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ قَالَ اِقَامُ الصَّلٰوۃِ لِوَقْتِھَا وَبِرُّ الْوَالِدَیْنِ وَالْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ (نسائی)

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ کو کونسا عمل زیادہ پسند ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ نماز وقت پر باجماعت ادا کرنا اور والدین کی اطاعت کرنا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اپنے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت کا سلسلہ جاری رکھیں اور اس کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی شے نہیں ہے۔ کیونکہ روزے تو ایک سال کے بعد آتے ہیں اور زکوٰۃ صاحب مال کو دینی پڑتی ہے۔ مگر نماز ہے کہ ہر ایک حیثیت کے آدمی کو پانچوں وقت ادا کرنی پڑتی ہے اسے ہرگز ضائع نہ کریں۔ اسے بار بار پڑھو اور اس خیال سے پڑھو کہ میں ایسی طاقت والے کے سامنے کھڑا ہوں کہ اگر اس کا ارادہ ہو تو ابھی قبول کر لیوے۔ اسی حالت میں بلکہ اسی ساعت میں بلکہ اسی سیکنڈ میں۔ کیونکہ دوسرے دنیوی حاکم تو خزانوں کے محتاج ہیں اور انکو فکر ہوتی ہے کہ خزانہ خالی نہ ہو جاوے اور ناداری کا انکو فکر لگا رہتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کا خزانہ ہر وقت بھرا بھرایا ہے۔ جب اس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو صرف یقین کی حاجت ہوتی ہے۔ اسے اس امر پر یقین ہو کہ میں ایک سمیع علیم اور خبیر اور قادر ہستی کے سامنے کھڑا ہوں اسے اگر مہر آجاوے تو ابھی دیدیوے۔ بڑی تضرع سے دعا کرے۔ نا امید اور بدظن ہرگز نہ ہووے۔ اور اگر اسی طرح کرے تو (اس راحت کو) جلدی دیکھ لے گا اور خدا تعالیٰ کے اور اور فضل بھی شامل حال ہوں گے اور خود خدا بھی ملے گا۔ تو یہ طریق ہے جس پر کاربند ہونا چاہیئے۔ مگر ظالم فاسق کی دعا قبول نہیں ہوا کرتی کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہ ہے۔ ایک بیٹا اگر باپ کی پرواہ نہ کرے اور نافرمان ہو تو باپ کو اس کی پروا نہیں ہوتی تو خدا کو کیوں ہو۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۰۱ و صفحہ ۴۰۲)

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۵ امان (مارچ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کراچی سے آمدہ ۲ امان کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو اپنی حفاظت میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین

- ربوہ ۵ امان (مارچ) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر اور گردن میں درد کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

- خاکسار ۱۸ نومبر سے بیمار ہوا۔ اس دوران اپریشن بھی ہوا۔ زخم مندمل ہو گئے ہیں۔ اللہ کے فضل سے ساڑھے تین ماہ کی بیماری کے بعد اب میری طبیعت اچھی ہے الحمد للہ۔

میں تمام بھائیوں، بہنوں اور بزرگوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے میری صحت کے لئے دعائیں کیں جزاھم اللہ تعالیٰ۔ اب صرف ضعف اور کمزوری ہے۔ اس کے لئے احباب دعا فرمادیں۔

سید احمد علی نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

خاکسار کا بھتیجا موضع بھون ضلع جہلم میں چند دنوں سے بہت بیمار ہے۔ نیز اس کی والدہ محترمہ کا ہاتھ گرم پانی پڑ جانے کی وجہ سے جل گیا ہے۔ احباب جماعت سے ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

محمد حسین کارکن دفتر خزانہ

معذرت

۵ مارچ ۱۹۸۰ء کے الفضل میں صفحہ اول پر "اخبار احمدیہ" کے تحت حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کی اطلاع درج کرتے ہوئے سہو کتابت سے آپ کی بجائے پھر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا نام درج ہو گیا ہے۔ اس کے لئے ادارہ قارئین کرام سے معذرت خواہ ہے۔ آئندہ پروف ریڈنگ میں زیادہ احتیاط سے کام لیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

(ادارہ)

لازمی چندہ جات کی ترسیل کے ساتھ تفصیل چندہ جات ضرور بھجوائی جائے۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ

۸ امان ۱۳۵۹ ہش

۸ مارچ ۱۹۸۰ء

حقیقی ایمان اور اس کی تین بنیادی علامات

ایمان کی سب سے عظیم الشان برکت یہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں ایمان لانے والوں کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت میسر آتی ہے۔ اس دنیا میں ہر ہر قدم پر اللہ تعالیٰ انہیں اپنی تائید و نصرت سے نوازتا ہے اور ان کے لئے اپنے عجائب کام دکھلاتا ہے۔ لیکن یہ نصرت محض ایمان کے نتیجہ میں نہیں بلکہ سچے اور حقیقی ایمان کے نتیجہ میں میسر آتی ہے۔

طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ سچے اور حقیقی ایمان سے کیا مراد ہے اور اس کی علامات کیا ہیں؟ سو اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ ایمان محض زبانی اقرار کا نام نہیں ہے جب تک زبانی اقرار اطاعت کے سانچے میں ڈھل کر اعمال صالحہ کی شکل اختیار نہ کرلے اس وقت تک زبانی اقرار پر ایمان کا لفظ اطلاق نہیں پاتا۔

ایمان سے مراد ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا ایسا پختہ اقرار ہے کہ جس کے نتیجہ میں اقرار کرنے والا نصرتِ دین پر کمربستہ ہو جائے جو ایمان لانے کا اقرار تو کرے لیکن نصرتِ دین پر کمربستہ ہونے کے لئے تیار نہ ہو۔ اسے اللہ تعالیٰ سچا اور حقیقی مومن تسلیم نہیں کرتا۔ اسی لئے جب مامور من اللہ لوگوں کو ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے تو اس سے اس کی مراد یہی ہوتی ہے کہ آؤ اور دین کی نصرت کرنے والوں میں شامل ہو جاؤ۔ چنانچہ عند اللہ وہی مومن شمار ہوتے ہیں جو مامور من اللہ کے ہاتھ پر (ہر قسم کی قربانیاں پیش کرکے) نصرتِ دین کا فریضہ کما حقہ ادا کرنے کا عہد باندھتے ہیں اور پھر اپنے اس عہد کو پورا کر دکھاتے ہیں۔ جو عہد تو کرتے ہیں لیکن ان سے نصرتِ دین کے طور پر قربانیاں پیش کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو آگے بڑھنے سے ہچکچاتے ہیں یا بہانے کرکے جان چھڑانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں سچے اور حقیقی مومن تسلیم ہی نہیں کرتا۔ چنانچہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو ایمان لانے کی دعوت دی تو آپ نے انہیں یہی کہا:۔

مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ؕ (الصف آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ خدا کے کاموں میں میرا کون مددگار (بننے کو تیار) ہے؟

ان میں سے جو نصرتِ دین کے لئے آگے آئے۔ اور جنہوں نے غلبۂ حق کی جدوجہد میں حضرت عیسےٰؑ کا ساتھ دیا انہیں اللہ تعالیٰ نے مومن گردانا اور مخالفین حق کے مقابلہ میں انہیں ہی اپنی تائید و نصرت سے نوازا۔ اور انہیں کامیاب و کامران کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان حقیقی مومنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَۃٌ مِّنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ وَکَفَرَتْ طَّآئِفَۃٌ ۚ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی عَدُوِّھِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰھِرِیْنَ ۝ (الصف آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ (مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ کے جواب میں) حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں۔ پس بنی اسرائیل کا ایک گروہ تو ایمان لے آیا (یعنی انصار دین میں شامل ہو گیا) اور ایک گروہ نے انکار کر دیا۔ جس پر ہم نے مومنوں کی ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کی۔ اور مومن غالب آ گئے۔

اس سے ظاہر ہے کہ ایمان اور نصرتِ دین کے لئے ان میں قربانیاں پیش کرنا لازم و ملزوم ہیں۔ انہیں ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا بلکہ ایمان اور نصرتِ دین ایک ہی حقیقت کے دو نام ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کی جو نشانیوں میں سے ایک نشانی بھی یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں بڑھ چڑھ کر جانی اور مالی قربانیاں پیش کرنے والے ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؕ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ (الحجرات آیت ۱۶)

ترجمہ:۔ مومن وہی ہوتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں۔ پھر شبہ میں مبتلا نہیں ہوتے۔ اور اپنے اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں انتہائی جدوجہد بروئے کار لاتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے دعوئے ایمان میں سچے ہیں۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کی تین بیّن علامتیں بیان کی ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ اللہ اور رسول پر ایمان لاتے ہیں۔ دوم۔ یہ کہ وہ ایمان لانے کے بعد کبھی کسی حال میں بھی شبہ میں مبتلا نہیں ہوتے۔ اور سوم یہ کہ وہ نصرتِ دین کی خاطر اللہ تعالیٰ کی راہ میں بڑھ چڑھ کر مالی اور جانی قربانیاں پیش کرتے چلے جاتے ہیں۔ جب تک یہ تینوں باتیں کسی میں نہ پائی جائیں وہ عند اللہ حقیقی مومن شمار نہیں ہوتا۔ اور اگر دیکھا جائے تو فی الاصل یہ تینوں باتیں حقیقی ایمان کا لازمی جزو ہیں۔ وہ ایمان، ایمان ہی نہیں جس میں شک و شبہ کی گنجائش موجود ہو اور جو خدا کی راہ میں مالی اور جانی قربانیاں پیش کرنے میں ہچکچاہٹ کے امکان سے مبرّا نہ ہو۔ حقیقی ایمان تو نام ہے یقین کامل اور بے دریغ مالی و جانی قربانیوں کا

قوتِ ایمانی کی تحریک سے صحابہؓ نے بڑے بڑے عظیم الشان کام کر دکھائے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا کی راہ میں سختی کا برداشت کرنا۔ مصائب اور مشکلات کے جھیلنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جانا ایمانی تحریک ہی سے ہوتا ہے۔ ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے۔ اس کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ جب وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئے تو وہ کونسی بات تھی کہ اس طرح پر ایک بیکس ناتوان انسان کے ساتھ ہو جانے سے ہم کو کوئی ثواب ملے گا۔ ظاہری آنکھ تو اس کے سوا کچھ نہ دکھاتی تھی کہ اس ایک کے ساتھ ہونے سے ساری قوموں کو اپنا دشمن بنا لیا ہے۔ جس کا نتیجہ صریح یہ معلوم ہوتا تھا کہ مصائب اور مشکلات کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑیگا اور وہ چکنا چور کر ڈالے گا۔ اسی طرح پر ہم ضائع ہو جائیں گے مگر کوئی اور آنکھ بھی تھی جس نے ان مصائب اور مشکلات کو ہیچ سمجھا تھا اور اس راہ میں مرجانا اس کی نگاہ میں ایک راحت اور سرور کا موجب تھا اس نے وہ کچھ دیکھا تھا جو ان ظاہر بین آنکھوں کے نظارہ سے نہاں در نہاں اور بہت ہی دور تھا وہ ایمانی آنکھ تھی اور ایمانی قوت تھی جو ان ساری تکلیفوں اور دکھوں کو بالکل ہیچ دکھلاتی تھی۔ آخر ایمان ہی غالب آیا اور ایمان نے وہ کرشمہ دکھایا کہ جس پر ہنستے تھے جس کو ناتوان اور بیکس کہتے تھے اس نے اس ایمان کے ذریعہ انکو کہاں پہنچا دیا۔ وہ ثواب اور اجر جو پہلے مخفی تھا پھر ایسا آشکارا ہوا کہ اس کو دنیا نے دیکھا اور محسوس کیا کہ ہاں یہ اسی کا ثمرہ ہے ایمان کی بدولت وہ جماعت صحابہؓ کی تھکی اور نہ ماندہ ہوئی بلکہ قوتِ ایمانی کی تحریک سے بڑے بڑے عظیم الشان کام کر دکھائے اور پھر یہی کہا تو یہی کہا کہ جو حق کرنے کا تھا انہیں کیا۔ ایمان نے انکو وہ قوت عطا کی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سر کا دینا اور جانوں کا قربان کرنا دنیا کی ادنیٰ سی بات تھی۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۵۱ و صفحہ ۱۵۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حروف اور ان کی معنویت

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر ـــــ نائب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ

مندرجہ بالا عنوان پر مؤقر جریدہ الفضل کے شمارہ ۶ فروری ۱۹۸۰ء میں مکرم شیخ عبدالقادر صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے جو میرے اس مضمون کا باعث بنا ہے۔ مکرم شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ کیوں نہ سمجھا جائے کہ حروف کی بنیاد کعبۃ اللہ میں ڈالی گئی اور کسی ساتھی پیغمبر کو علم الحروف القاء ہوا.....

کعبۃ اللہ اس معمورۂ عالم کا پہلا گھر ہے جو خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے لئے تعمیر ہوا۔ اس کی قدامت پر تاریخی ثبوت اور شہادتیں موجود ہیں۔ حدیث نبوی میں انبیاء بنی اسرائیل کا اس خانۂ خدا کا طواف کرنا مذکور ہے۔ مزید اس امر کے ثبوت بھی موجود ہیں کہ خطۂ حجاز ابتدائے آفرینش سے تہذیب و تمدن کا گہوارہ رہ چکا ہے۔ یہ ریتلے میدان اور لق و دق صحرا جو آج ہمیں نظر آرہے ہیں کسی زمانہ میں سرسبز و شاداب خطے تھے۔ اسلئے مکہ مکرمہ اُمّ القریٰ اور ساکنانِ حرم اُمّ الامم اور ان کی زبان اُمّ الالسنہ ہونی قرار پائی۔

عربی زبان کا اُمّ الالسنہ ثابت ہونا عصرِ حاضرہ کا ایک اہم تاریخی انکشاف اور علمی شاہکار ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہ پہلی پاک ہستی ہیں جنہوں نے دلائلِ قاطعہ اور براہینِ نیرہ سے ثابت کیا کہ دُنیا کی جملہ زبانوں کا ماخذ عربی ہے۔

اہلِ یورپ کا نظریہ

اہلِ یورپ کو اسلام سے جو روایاتی بغض ہے اس بنا پر انہوں نے جب موازنہ السنہ کرنا شروع کیا تو عربی زبان کو یکسر نظر انداز کر دیا اور چند الفاظ سنسکرت کے یورپ کی زبانوں میں مشابہ پاکر یہ نظریہ قائم کر لیا کہ سنسکرت ہند آرین زبانوں کی ماں ہے جس میں یورپ کی تمام زبانیں شامل ہیں۔ یہ نظریہ ایک عرصہ تک تو مقبول رہا لیکن چونکہ اس کی بنیاد ریتلے تودے پر استوار ہوئی اس لئے دیرپا ثابت نہ ہوا۔ اس طرح یورپ کی زبانوں فرنچ ڈچ۔ اطالوی عبرانی کا دعویٰ کہ وہ اُمّ الالسنہ ہیں بے بنیاد ثابت ہوا۔

عربی زبان اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو تعلیم کی۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَعَلَّمَهُ الْبَيَانَ (الرحمان)۔ اس زبان کے اسرار و رموز پہلی بار اوّل البشر حضرت آدم علیہ السلام پر ظاہر ہوئے ایک آیت قرآنیہ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا اسی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ گویا شریعت جو روزِ اوّل سے عربی میں نازل ہوئی اور انسانیت کے ارتقاء کے ساتھ ساتھ ترقی پذیر ہو کر اپنی آخری صورت میں یعنی عربی میں ہی پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "المظہر" میں تحریر فرماتے ہیں:

"كانت اللسان الاوّل الذی نزل به آدمُ من الجنّة عربيًا الى ان بَعُدَ العهد وطال حُرِّفَ وصار سريانيًا وهو منسوبٌ الى ارض سورى وهى ارضُ الجزيرة بها كانت نوحٌ عليه السلام وقومه قبل الغرق"

ترجمہ: آدم علیہ السلام جو زبانِ جنت سے لے کر آئے تھے وہ عربی تھی۔ مرورِ زمانہ کے ساتھ محرّف و مبدّل ہو کر سریانی بن گئی اور ملک سوریٰ کی طرف منسوب ہوئی۔ یہ ایک جزیرہ تھا جہاں حضرت نوحؑ اور آپ کی قوم غرق ہونے سے قبل رہا کرتے تھے۔

حروفِ تہجی کا آغاز عربی زبان میں

جب یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ عربی اُمّ الالسنہ ہے تو ہمیں یہ باور کر لینے میں ذرا بھر بھی تامل نہیں ہونا چاہیئے کہ حروفِ تہجی کا آغاز بھی عربی زبان میں ہوا ہے۔ اس کا ثبوت مختلف اقوام کے حروف تہجی ہیں جو اختلافِ السنہ کے باوجود متحد الاصل ہے اور سب کا ماخذ عربی زبان ہے۔ چنانچہ عربی کے حروف تہجی کا جب دوسری زبانوں کے تہجی سے موازنہ کرتے ہیں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ ابتدائے عالم سے ہی عربی حروف تہجی کو اوّلیت کا شرف حاصل ہوا ہے۔ جیسا کہ ذیل کے نقشہ سے واضح ہے:-

عربی	عبرانی اور سامری	سریانی	حبشی	یونانی
الف	الف	الاف	الف	الفا
با	بیتھ	بیتھ	بیت	بیٹا
جیم	جیمل	جیمل	جَمَل	گاما
دال	دالتھ	دالتھ	دن	دلتا

مصریوں اور یونانیوں کا قدیم سے باہم میل و جول رہا ہے جس کے باعث مصری جیم کا تلفظ گاف سے کرتے ہیں۔ جمال کو گمال بولیں گے۔

علامہ بونی نے شمس المعارف میں لکھا ہے کہ

اوّل کتاب انزل علیٰ آدم علیہ السلام حروف المعجم

یعنی پہلی کتاب جو حضرت آدم علیہ السلام پر نازل ہوئی وہ حروف تہجی پر مشتمل تھی

پھر کہتے ہیں۔ لمّا سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن حروف المعجم فقال ا ب ت ... الخ

یعنی جب آنحضرت سے حروف معجم کے بارہ میں دریافت کی گئی تو آپ نے ا ب ت ... الخ

سنائے۔ پھر لکھتے ہیں:

وهی عربية قسماها عربية وفيها اسرار جميع الكتب والصحف المنزلة ....

چونکہ وہ حروف عربی ہیں اس لئے آپ نے ان کا نام عربی حروف رکھا۔ اور ان حروف میں تمام نازل شدہ کتابوں اور صحیفوں کے اسرار ہیں۔

حساب جمل کا استعمال

عربی حروف تہجی کی ترتیب اور مروجہ حروف ابجد کی ترتیب میں فرق ہے۔ عربی کے حروف تہجی ابجد آدم کہلاتے ہیں اور مروجہ ابجد (ابجد، ہوز، حطی) والی ابجد نوحی کہلاتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ طوفانِ نوح سے قبل ابجد آدم کا رواج تھا لیکن بعد میں وہ متروک ہو گئی اور اس کی جگہ ابجد نوح نے لے لی۔

اقوام یورپ کی حروفِ تہجی

یورپ کی اقوام نے بھی ابجد سے کام لیا ہے بلکہ وہ ابتدائی زمانہ میں ہندسوں کی جگہ حروف ہی استعمال کرتی تھیں۔ ان کی ابجد کے حروف سات ہیں۔ ان میں U اور V مقبول ہیں۔ اس تہجی کے حروف اور ان کی قیمت کا نقشہ ذیل میں ہے۔

I = 1
U-V = 5
X = 10
L = 50
C = 100
D = 500
M = 1000

بائبل کے مفسروں نے بھی بائبل کی پیشگوئیاں خاص طور پر جو دانیال نبی کی کتاب اور مکاشفہ میں مندرج ہیں۔ ابجد کے حساب سے حل کی ہیں۔ مثلاً مکاشفہ کے باب ۱۳ کی آیت ۱۸ میں ہے۔

"یہ حکمت کی بات ہے جو سمجھ رکھتا ہے وہ اس حیوان کا عدد گن لے کیونکہ یہ آدمی کا عدد ہے۔ اور اس کا عدد چھ سو چھیاسٹھ ہے۔"

چنانچہ (Uriah Smith) یوریا سمتھ نے حروف ابجد کے لحاظ سے اس جانور سے مراد پاپائے روم لیا ہے۔ جس نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی تعلیم جو خالص توحید پر مشتمل تھی پر شرک کی دیواریں چڑھا دی ہیں۔ جس تعلیم پر وہ خود عمل پیرا ہے اور جو مردوں کو تلقین کرتا ہے۔ وہ دراصل مذہب مسیح کی بگڑی ہوئی اور مسخ شدہ شکل ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ پوپ کے سر پر جو تاج ہوتا ہے اس پر لاطینی زبان میں یہ الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔

VICARIOUS FILII DEI

(ابن اللہ کا خلیفہ) چنانچہ ابجد کے لحاظ سے اس کے ۶۶۶ عدد بنتے ہیں۔ اس لئے اس حیوان سے مراد رومی کلیسا کا پوپ ہے۔ ملاحظہ ہو درج ذیل نقشہ

V = 5
I = 1
C = 100

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالی	=	A
خالی	=	R
ا	=	ا
ک	=	K
خالی	=	S
		112
خالی	=	T
ا	=	ا
ل	=	50
ا	=	ا
ا	=	ا
		53
د	=	50
خالی	=	E
ا	=	ا
		501

۱۱۲ + ۵۳ + ۵۰۱ کو جمع کریں تو 666 کا عدد نکلتا ہے۔

حروف مقطعات اور انکی قیمت

حروف مقطعات یا فواتح السور خدا تعالیٰ کے اسرار و رموز پر مشتمل ہیں۔ اب تک ان مقطعات کا جن پاک ہستیوں پر انکشاف ہوا ہے۔ ان سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں۔ اول۔ فواتح السور قرآن مجید کے متن کے محافظ ہیں (یہ ایک علیحدہ علم ہے) دوم، فواتح السور کے حروف کو قیمت میں ظاہر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ قاضی بیضاوی اور دوسرے مفسرین نے سورہ بقرہ کے حروف مقطعات کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ علماء یہود نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور آپ نے تعداد سنین کو اعداد حروف مقطعات سے مطابق فرما کر جواب دیا۔ (ملاحظہ ہو تفسیر کبیر جلد اول جز اول صفحہ ۱۷۶ تالیف منیف حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ) گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان حروف کے رموز و اسرار کی تصدیق فرمائی تھی۔ بعض اولیائے امت پر بھی ان حروف کے معانی کا انکشاف ہوا ہے جیسے کہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی وغیرہ جس کا بیان ۲ فروری کے شمارہ میں آچکا ہے۔

علامہ النحوی فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے الٓمّٓ تَغْلِبُتِ الرُّوْمُ سے استنباط کیا تھا کہ مسلمان ۵۸۳ھ میں بیت المقدس کو فتح کریں گے اور یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی (الاتقان جلد ۲)

بانیٔ سلسلہ احمدیہ پر ایک حیران کن انکشاف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی راز منکشف ہوا جو پہلے کسی پر نہیں ہوا جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔

"مثلاً یہ جو اس عاجز پر کھلا ہے کہ ابتدائے خلقت آدم سے جس قدر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بعثت تک مدت گزری تھی وہ تمام مدت سورۃ والعصر کے اعداد حروف میں بحساب قمری مندرج ہے۔ یعنی چار ہزار سات سو چالیس۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۲)

حضرت محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں۔

"ان الحروف ائمۃ الالفاظ
شہدت بذلک السن الحفاظ"

حرف الفاظ کے ائمہ ہیں جن پر حفاظ کی زبانیں گواہی دے رہی ہیں۔

ابن خلدون کا نظریہ

ابن خلدون نے مقدمہ تاریخ میں لکھا ہے کہ

"ان حروف کی دلالت ان اعداد پر نہ تو طبعی ہے اور نہ ہی عقلی ہے بلکہ وضعی اور اصطلاحی ہے۔"

لیکن ابن خلدون نے یہ نہیں بتایا کہ ہیں کا واضع کون ہے۔ انہیں عربی زبان کا ام الالسنہ ہونا معلوم ہوتا تو وہ یہ ضرور بیان کرتے۔ کہ حروف تہجی کا واضع بھی خدا ہے۔ جس نے پہلی بار یہ علوم آدم علیہ السلام کو سکھلائے۔

شیخ جلال الدین سیوطی نے اتقان کے ۳۸ ویں باب میں غیر عربی الفاظ کا قرآن مجید میں ذکر کیا ہے۔ اگر ہمارے اسلاف کو عربی کے ام الالسنہ ہونے کا علم ہوتا تو وہ کبھی بھی یہ نہ کہتے کہ قرآن مجید میں غیر عربی الفاظ ہیں۔ باوجودیکہ ان کو یہ علم تھا کہ یہ قرآن مجید کا دعوے ہے۔

وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْاٰنًا
اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا
فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ءَاَعْجَمِيٌّ
وَّعَرَبِيٌّ ....

لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ائمہ کا ایک گروہ ایسا بھی ہے۔ جنہوں نے اس کی پر زور تردید کی ہے۔ اور ان میں حضرت امام شافعیؒ۔ ابن جریرؒ۔ ابو عبیدہؒ۔ اور القاضی ابو بکرؒ اور ابن فارسؒ وغیرہم کے اسماء گرامی شامل ہیں لیکن انہوں نے یہ موقف کبھی اختیار نہیں کیا۔ کہ عربی ام الالسنہ ہے۔ یہ انکشاف عصر حاضر کے لئے ہی مخصوص تھا اور اس تک کسی غیر مسلم کی رسائی ناممکن تھی۔ جیسا کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نے امام مہدی کے بارہ میں اپنا خیال ایک شعر میں اس طرح واضح فرمایا ہے ؎

در قافلہ کہ اوست دانم کہ نہ رسم
این بس کہ رسد ز دور بانگ جرسم

جس قافلہ میں تجھے میں جانتا ہوں کہ پہنچ نہیں سکتا۔ یہی بس ہے کہ اس قافلہ کی گھنٹی کی آواز مجھے دور سے سنائی دے رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۵ء میں متن الرحمٰن تالیف فرمائی۔ اس میں آپ نے عربی زبان کے الہامی زبان ہونے اور دنیا کی تمام زبانوں کا منبع و ماخذ قرار دیا ہے۔ آپ نے ۱۸۹۶ء میں جلسہ اعظم مذاہب بمقام لاہور اعلان کیا بلکہ تحدی کے ساتھ انعامی چیلنج بھی دیا کہ اگر کوئی مقابل پر آوے۔ اور موافق شرائط جواب دے تو اسے پانچ ہزار روپیہ بطور انعام دیا جائیگا۔ آپ نے جلسہ اعظم مذاہب ۱۸۹۶ء میں اعلان فرمایا۔

"ہم متن الرحمٰن میں ثابت کر چکے ہیں کہ عربی کے الفاظ وہ الفاظ ہیں جو خدا کے منہ سے نکلے ہیں اور دنیا میں فقط یہی ایک زبان ہے جو خدائے قدوس کی زبان اور قدیم اور تمام علوم کا سرچشمہ اور تمام زبانوں کی ماں اور خدا کی وحی کا پہلا اور آخری تخت گاہ ہے اور خدا کی وحی کا پہلا تخت گاہ اس لئے کہ تمام عربی خدا کا کلام تھا جو قدیم سے خدا اس کے ساتھ تھا۔ پھر وہی کلام دنیا میں اترا۔ اور دنیا نے اس سے اپنی بولیاں بنائیں۔ اور آخری تخت گاہ خدا کا اس لئے لغت عربی ٹھہری کہ آخری کتاب خدائے تعالیٰ کی جو قرآن شریف ہے عربی میں نازل ہوئی۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۹)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

قومی جرم

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:۔

"اگر کوئی شخص ایسا ہے جو چالیس سال سے اوپر کی عمر رکھتا ہے مگر وہ انصار اللہ کی مجلس میں شامل نہیں ہوا تو اس نے بھی ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔" (الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۶۱ء)

مجالس تمام پرانے اور نو مبائعین احباب کو فہرست تجنید میں شامل کر کے مرکز کو مطلع فرمائیں۔

(قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اپنے آپ پر احسان

سیدنا حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ

"دوستوں کو چاہیئے کہ وہ حتی الوسع قربانی کر کے بھی اخبار خریدیں۔ یہ ان کا اخبار والوں پر احسان نہیں ہوگا بلکہ اپنے آپ پر احسان ہوگا۔"

حضور کے اس فرمان کی روشنی میں احباب اپنا جائزہ لیں۔ کیا وہ الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر منگواتے ہیں۔ (منیجر الفضل ربوہ)

---

d Daniel and the Revelation: Response of History to the voice of prophecy By Ureah Smith (1903)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتٰکم بالخیر

میری پیاری والدہ

۱۳ ستمبر ۱۹۷۹ء کو ہماری پیاری امی جان ہم سب کو غمگین چھوڑ کر اس دنیائے فانی سے ہمیشہ ہمیش کے لئے رخصت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

امی جان مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ نماز اور روزہ کی پابند تھیں نماز اتنی تسلی سے پڑھتیں کہ دیکھنے والا سمجھتا کہ پتہ نہیں کہ آپ نے کتنی نمازیں پڑھی ہیں پوچھنے پر پتہ لگتا کہ آپ نے صرف ایک نماز ہی پڑھی ہے۔ ۱۹۵۴ء سے ۳۱ اگست ۱۹۷۹ء تک آپ دارالنصر شرقی ربوہ میں رہائش پذیر رہیں۔ تمام محلہ والے مرد ہوں یا عورتیں آپ کا بہت احترام کرتے اور سب ہی آپ کو "بے بے جی" کہہ کر پکارتے آپ کی وفات پر سب محلہ والے آپ کی اوصاف بیان کر رہے تھے۔ آپ ہر مستحق بیوہ اور بیکس کی باتیں سنتیں اور مقدور بھر اس کی مدد کرتیں۔ اب بھی محلہ کی مستحق بیوہ عورتیں آپ کو یاد کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اپنا دکھ درد کس کو سنائیں اور کون ہمارے ساتھ بے بے جی کی طرح ہمدردی کرے اور ہمیں تسلی دے۔

کافی عرصہ تک آپ محلہ کی لجنہ کی صدر رہیں۔ معمولی تعلیم ہونے کے باوجود محلہ کا تمام کام بڑی خوش اسلوبی سے کرتیں۔ ضعیف اور کمزور ہونے کے باوجود گھر گھر جا کر قرآن و حدیث سے صدقہ و خیرات کے فوائد اور ثواب بتا کر خدمت خلق کا چندہ لیتیں۔ اور محلہ کی مستحق عورتوں میں تقسیم فرماتیں۔ آپ کی وفات کے بعد کئی عورتوں نے بتایا کہ بعض اوقات گھروں میں زیادہ رقم نہیں ہوتی تھی۔ لیکن مرحومہ اس انداز سے تحریک فرماتیں کہ دل نہ چاہتے ہوئے بھی ہم طاقت سے بڑھ کر دے دیتیں۔

ہمارے ابا جان محترم بابو محمد بخش صاحب نے ۱۹۲۹ء میں احمدیت قبول کی۔ امی جان مرحومہ نے بھی بغیر کسی حیل و حجت کے بیعت کر لی۔ آپ بتایا کرتیں کہ تمہارے ابا جان رات کو دیر تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھتے رہتے اور مجھ کو بھی سنایا کرتے۔ میں بڑے غور سے سنا کرتی اور خدا کا شکر ادا کرتی کہ میں نے بیعت کا شرف حاصل کر لیا۔ کیا ہی پیاری باتیں حضورؑ نے اپنی کتب میں تحریر فرمائی ہیں اور کس قدر قرآن و حدیث کے مطابق ہیں۔

میں نے امی جان مرحومہ کو اکثر دودھ لانے والی اور دوسری اشیاء فروخت کرنے والی عورتوں کو سادہ اور عام فہم پیرایہ میں تبلیغ کرتے دیکھا ہم باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے ایسے تبلیغ نہیں کر سکتے۔

مرحومہ جماعتی چندے باقاعدگی سے ادا کرتیں۔ اگر وعدہ کر کے کوئی چندہ وقت پر ادا نہ کر سکتیں تو متفکر و پریشان رہتیں۔ ۱۹۴۶ء میں مجھے دینیات کلاس میں تعلیم کے دوران درجہ اولیٰ میں اوّل آنے کا انعام ملا۔ میں گھر آئی تو امی جان مرحومہ بہت پریشان بیٹھی تھیں۔ میں نے انعام کی رقم آپ کے ہاتھ میں دی تو آپ فوراً برقعہ پہن کر باہر چلی گئیں۔ واپس آئیں تو مجھے اپنے سینہ سے چمٹا لیا۔ پیار کیا اور کہا اللہ تعالیٰ نے آج میری ایک بڑی ضرورت پوری کر دی۔ آپ بار بار الحمد اللہ الحمد للہ کہتیں۔ پھر آپ نے مجھے بتایا کہ آج تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے والوں کی فہرست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی خدمت میں پیش ہوئی تھی۔ میری خواہش تھی کہ میں بھی ان وعدہ پورا کرنے والوں میں شامل ہو جاؤں۔ اور حضور کی دعائیں لوں سو وہ خواہش پوری ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ بڑا ہی پیارا ہے اور وہ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سن لیتا اور انہیں قبول کر لیتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک تقریر میں بچوں کو وقف کرنے کی تحریک فرمائی تو آپ نے اپنی اولین فرصت میں حضورؓ کی خدمت میں تحریر فرمایا کہ میرا بیٹا حمید اللہ (مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر ضیافت) خدمت دین کے لئے وقف ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس بیٹے کو اپنے فضل سے توفیق عطا فرمائی کہ بڑے ہو کر اپنی پیاری والدہ کی خواہش کو پورا کریں۔ آپ خدمت دین میں ہمہ وقت مصروف ہیں اور یہ والدہ مرحومہ کے اخلاص اور قربانی کا نتیجہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت ڈالے اور آپ کو مفوضہ فرائض کو اور زیادہ خوش اسلوبی سے ادا کرنے کی توفیق عطا کرے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ امی جان مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کے سب بچوں کو جذبہ و اخلاص سے خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(رضیہ سلطانہ دارالعلوم شرقی ربوہ)

محترمہ محمودہ اختر صاحبہ مرحومہ

میری چھوٹی ہمشیرہ محترمہ محمودہ اختر صاحبہ مرحومہ آف گنج مغلپورہ لاہور ۲ فروری کو سوا نو بجے شام ریلوے ہسپتال لاہور میں بعمر ۳۵ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگلے دن میت ربوہ لے جائی گئی جہاں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ نہایت مخلص اور فدائی احمدی خاتون تھیں۔ رہوش سنبھالنے کے بعد سے لے کر آخری سانس تک نہایت ثابت قدمی اور اخلاص کے ساتھ احمدیت کی تعلیم پر عامل رہیں اور مخالفانہ حالات کی پرواہ نہ کی۔ احمدیت کے لئے مرحومہ کے دل میں بڑی غیرت تھی اور اس کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کا جذبہ رکھتی تھیں جب بھی کسی چندہ کی تحریک ہوتی آپ اس میں شامل ہوتیں اور کوشش کرتیں کہ جو وعدہ آپ نے کیا ہے وہ جلد پورا ہو جائے۔ ہر سال جلسہ سالانہ میں بڑے شوق سے شرکت فرماتیں۔ نہایت صلح جو طبیعت کی مالک تھیں۔ کبھی کسی سے ناراض ہوتے ہم نے نہیں دیکھا اور اگر کسی وقت وقتی طور پر قدرے خفا ہوتیں بھی تو جلد ہی خفگی کو بھول جاتیں۔ خوش خلق اور ملنسار تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے بلند درجات کرے اپنے قرب میں بلند مقام عطا کرے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے آمین۔ (انیس احمد خان سب انجینئر ریلوے ریلوے کالونی لاہور)

محترمہ بھاگ بھری صاحبہ بیوہ چوہدری محمد خانصاحب مرحوم

محترمہ بھاگ بھری صاحبہ زوجہ چوہدری محمد خان صاحب مرحوم ۱۳/۸ کو صبح قریباً نو بجے اس جہان فانی سے رخصت ہو گئیں۔ مرحومہ صبح اٹھیں وضو کیا نماز فجر ادا کی اور بستر میں لیٹ گئیں اور اسی عالم میں اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ مرحومہ کے خاوند مکرم چوہدری محمد خانصاحب مرحوم اپنے خاندان میں پہلے فرد تھے جو احمدیت کے شیریں چشمہ سے فیضیاب ہوئے اور تاحیات سیکرٹری مال کے فرائض بڑی تندہی سے سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم عالم شباب میں ہی اس جہان بے ثبات سے رحلت فرما گئے تھے۔ مرحومہ بھی اپنے مرحوم خاوند کی طرح نہایت نیک خاتون تھیں نماز تہجد بڑی باقاعدگی سے ادا فرماتی تھیں۔ تلاوت قرآن کی بڑی دلدادہ تھیں نظام خلافت سے بڑی وابستگی تھی۔ اکثر میرے ہاں تشریف لاتیں اور حضور پُرنور کی خدمت اقدس میں دعائیہ خطوط لکھواتیں۔ خاندان مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور بزرگان سلسلہ کا بہت احترام فرماتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت اعلیٰ اخلاق سے نوازا تھا۔ کسی کے دکھ درد اور مسرت و شادمانی میں شریک ہوتیں ہر ایک کو یہی احساس ہوتا کہ یہ خاص پیار کا تعلق میرے ہی ساتھ ہے۔ اسقدر شیریں کلام تھیں کہ کسی بچہ تک کو تُو کہہ کر مخاطب نہ ہوتی تھیں بلکہ ہمیشہ (تُسیں) آپ کہہ کر بلاتیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ میں کافی غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ مرحومہ نے تین بیٹے اور گیارہ پوتیاں پوتے یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑے بیٹے چوہدری محمد شریف صاحب S.D.O اور عزیز احمد صاحب وارنٹ آفیسر ۲۵ ہیں۔ چوہدری رشید احمد صاحب عرصہ دراز سے انگلستان میں مقیم ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(منور احمد خورشید مربی سلسلہ احمدیہ کھاریاں)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری چھوٹی بچی عزیزہ بدر سلیم (جو نواب شاہ میڈیکل کالج کی طالبہ ہے) کا ایم بی بی ایس فورتھ ایئر کا امتحان ہونے والا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزہ کو اعلیٰ اور نمایاں کامیابی عطا کرے۔

(سید محمد میاں سلیم شاہجہان پوری کچہری روڈ نواب شاہ سندھ)

(۲) خاکسار کی بچی منزہ ثمین بعمر ۱۲ سال بوجہ خرابی جگر اور کالی کھانسی بخار بیمار ہے اور اسی طرح خاکسار کا بچہ مدثر منذر بعمر ایک سال بوجہ کالی کھانسی اور بخار بیمار ہے اور دونوں بچے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب سے دونوں بچوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود الحسن عاجز انسپکٹر مال وقف جدید)

(۳) مکرم محمد عبداللہ صاحب آف کیمپ ۱۷ گوجرانوالہ پر دائیں ٹانگ اور بازو پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔

(۴) مکرم غلام حسن صاحب کی بچی کا اپریشن ہوا ہے۔

(۵) مکرمہ زینب بی بی رسائراں بیگم اور میرے بعض عزیزوں کی صحت ناساز ہے۔

(۶) مکرم منظور اللہ رکھا آف داھنڈ کی صحت بعض عوارض سے ناساز ہے۔

سب احباب کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(فضل احمد شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست وصولی چندہ مہمان خانہ مستورات

(قسط ۲)

مکرمہ	مسز خالدہ منور صاحبہ	آبادان نائیجیریا	۵۰۰/۰۰ روپے
"	کریم بی بی والدہ سراج بی بی صاحبہ	دارالصدر شرقی ربوہ	۲۰۰/۰۰ "
"	شاہدہ صاحبہ اکرا نائیجیریا منجانب مکرمہ محمودہ بیگم مرحومہ		
	اہلیہ حافظ محمد عبداللہ صاحب مرحوم		۳۵۰/۰۰ "
"	حمیدہ بیگم اہلیہ عبدالرشید صاحب	سمن آباد لاہور	۳۰۰/۰۰ "
"	امۃ الناصر صاحبہ برائے والدین مرحوم	کراچی	۳۰۰/۰۰ "
"	سردار بیگم اہلیہ محمد علی خان صاحب مرحوم سٹرو چک نمبر ۶۸ لیلاں ضلع فیصل آباد		۳۰۰/۰۰ "
	لجنہ اماء اللہ	لاہور	۱۲۸۸/۰۰ "
"	" "	ربوہ	۷۱۸/۵۰ "
"	" "	کوئٹہ	۲۸۱/۰۰ "
"	" "	گوٹھ عطا محمد	۱۰/۰۰ "
"	" "	کراچی	۸۴۳/۰۰ "
"	" "	فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور	۶۷/۰۰ "
"	" "	راولپنڈی	۹۲۵/۰۰ "
"	" "	سرگودھا	۹۸/۰۰ "
"	" "	حافظ آباد	۱۰۰/۰۰ "
"	" "	دوالمیال	۱۰/۰۰ "
"	" "	لالہ موسیٰ	۱۵/۰۰ "
"	" "	جوڑا سگھر	۵۰/۰۰ "
"	" "	گوجیکی گجرات	۳۰/۰۰ "
"	" "	چک ۱۷۱ چھوہر ضلع شیخوپورہ	۱۰/۰۰ "
"	" "	کوٹ عبدالمالک شیخوپورہ	۵۳/۰۰ "
"	" "	نوشہرہ	۴۰/۰۰ "
"	" "	کویٹہ	۲۶۳۶/۰۰ "
"	" "	چھیرو چھچی ضلع تھرپارکر	۱۰۰/۰۰ "
"	" "	سانگھڑ	۷۰/۰۰ "
"	" "	چک ۱۲۱ حسن پور فیصل آباد	۳۰/۰۰ "
"	" "	چک ۳۰۱ ساہیوال	۲۵/۰۰ "
"	" "	ہالینڈ	۳۰۵۲/۸۰ "
"	" "	سکھر	۵/۰۰ "
"	" "	پشاور	۱۰/۰۰ "
"	" "	تہال گجرات	۱۲/۰۰ "
"	" "	تخت ہزارہ	۴۰/۰۰ "
"	" "	واہ کینٹ	۶/۰۰ "
"	" "	میانی	۱۰/۰۰ "
"	" "	نائیجیریا	۵۰۰/۰۰ "
"	" "	سیالکوٹ	۵۰۰/۰۰ "
"	" "	کریم نگر فارم	۴۸/۰۰ "
"	" "	ہالینڈ	— "
"	" "	چوہڑ کانہ منڈی	۴۴/۰۰ "
"	" "	لیہا کے ضلع شیخوپورہ	۱۰۰/۰۰ "
"	" "	کماس ضلع لاہور	۴۵/۰۰ "
"	" "	ڈیرہ غازی خان	۱۱۶/۰۰ "
	لجنہ اماء اللہ	چک ۳۳ جنوبی سرگودھا	۸۰/۰۰ روپے
"	" "	حلقہ دارالنصر غربی ربوہ	۵۰۰/۰۰ "
"	" "	چک ۶۸ جنوبی سرگودھا	۸۰/۰۰ "

مقابلہ مضمون نویسی

(۱) عنوان غزوہ احزاب ۔ حجم دس ہزار الفاظ ۔ نقد انعامات پہلا انعام پانچ سو روپے ۔ دوسرا انعام پانچ سو روپے ۔ تیسرا انعام تین سو روپے ۔
آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہے ۔

(۲) ۶ جون سالانہ مرکزی امتحانات کی تاریخ ہے یاد رکھیں ۔ اور تیاری کریں ۔

(۳) **مطالعہ کتب**

ماہ مارچ کے لئے برکات الدعا ماہ اپریل ۔ شہادت میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ہے ۔ خدام مطالعہ کریں ۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ۔

دعائے مغفرت

مکرم قاضی عبدالحمید صاحب ایڈووکیٹ سابق ایڈیٹر سن رائز کی بیٹی اور خاکسار کی بھانجی عزیزہ سعیدہ ممتاز بی اے لنڈن ۔ ایم اے ۔ بی ٹی سینئر پروفیسر گورنمنٹ کالج برائے گرلز راولپنڈی جو قاضی اصغر محمود صاحب پروفیسر پی ٹی ایکنیکل کالج نزد ریلوے اسٹیشن لاہور کی اہلیہ تھیں ۔ مورخہ ۸۰-۳-۱۳ کو بوقت ۳ بجے صبح راولپنڈی میں دماغ کی شریان پھٹ جانے سے اچانک وفات پاکر خالق حقیقی کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ عزیزہ اس وقت کالج کے ہوسٹل میں قیام رکھتی تھی اور وفات کے وقت اس کے پاس کوئی عزیز موجود نہ تھا اگرچہ اس کے تایازاد بھائی ڈاکٹر اختر محمود صاحب اور اس کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ نسیم ۔ اسکی والدہ محترمہ لاہور سے راولپنڈی پہنچ چکے تھے ۔ لیکن عزیزہ پر اس وقت بے ہوشی طاری تھی اور وقت آخر قریب تھا ۔ چنانچہ راولپنڈی میں صبح ۵½ بجے عزیزہ کا جنازہ لے کر یہ تمام عزیز بذریعہ ویگن کوئی گیارہ بجے لاہور پہنچے ۔ لاہور میں تمام عزیزوں کو بذریعہ فون اور زبانی پیغامات اطلاع کر دی گئی تھی ۔ جب جنازہ تیار ہو گیا تو مکرم قاضی محمد اسلم صاحب جو عزیزہ کے چچا ہیں نے جنازہ پڑھایا اور پھر ربوہ کے لئے ۱½ بجے روانگی ہوئی ۔ اس روز ویگنوں کی ہڑتال کی وجہ سے کچھ دقت پیش آئی لیکن جلد ہی اللہ تعالیٰ نے انتظام فرما دیا کوئی سوا چار بجے ربوہ دارالضیافت میں جنازہ لے جایا گیا اور نماز مغرب کے بعد نماز جنازہ مکرم مولوی دوست محمد صاحب مرتب تاریخ احمدیت نے پڑھائی ۔ اور قبر تیار ہونے پر دعا بھی مکرم مولوی صاحب موصوف نے ہی کروائی ۔ سوا سات بجے کے قریب لاہور کے لئے واپسی ہوئی ۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو جنت الفردوس اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور اس کی مغفرت فرمائے ۔ آمین ۔

(عطاء الرحمٰن قریشی کینال پارک گلبرگ لاہور)

تشکریہ احباب و درخواست دعا

میرے محترم بھائی چوہدری محمد اکرم خان صاحب کی وفات پر بہت سے عزیزوں دوستوں اور احباب نے مجھے تعزیت اور ہمدردی کے خط لکھے ہیں ۔ میں تمام بھائیوں کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں ۔

چونکہ فرداً فرداً میرے لئے جواب لکھنا ممکن نہیں اس لئے بذریعہ "الفضل" شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے ۔

(نبی احمد ۔ چیئرمین ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی)

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام:- وہ اعمال صالحہ جن پر نجات کا انحصار ہے اپنے پیارے بچوں کو فرداً فرداً سے حاصل کریں (ناظر دعوت و تبلیغ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۳۷۲

میں چوہدری محمود احمد ولد چوہدری غلام رسول مرحوم قوم راجپوت پنشنر ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۷-۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے

اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت جاری ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۳۹/۲۵ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: محمود احمد ، ایم اے بی ایڈ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول کھاریاں ضلع گجرات۔

گواہ شد: منور احمد خورشید مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات۔

گواہ شد: چوہدری فضل الٰہی ولد چوہدری تاج دین صاحب مرحوم کھاریاں ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۲۴۳۷۳

میں امۃ الحمید کشور زوجہ محمد ظفر اللہ خان صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۷-۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے (۲) زیور طلائی ایک تولہ مالیت ۴۰۰/- روپے (۳) سلائی مشین مالیتی ۳۰۰/- روپے میزان ۲۲۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت جاری ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ الحمید کشور زوجہ مکرم محمد ظفر اللہ صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی۔

گواہ شد: مظفر احمد منصور مربی سلسلہ وصیت ۱۹۲۸۲ کراچی۔

گواہ شد: اعجاز احمد صدر حلقہ اورنگی ٹاؤن کراچی

مسل نمبر ۲۴۳۷۴

میں عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ غلام نبی صاحب قوم جوئیہ جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت ۱۹۴۴ء ساکن چاہ میراں ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۷/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) زیور طلائی وزنی ۵½ تولے اور ایک ناک کی تیلی مالیتی ۵۰/- روپے کل رقم زیور ۷۲۵/- روپے (۲) حق مہر وصول شدہ ۳۲/- روپے (۳) ایک عدد مکان دو منزلہ رقبہ ۲½ مرلہ میری ملکیت ہے اندازاً قیمت ۶۰۰۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت جاری ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: عائشہ بی بی زوجہ غلام نبی صاحب [illegible] خانہ دار چاہ میراں ضلع لاہور

گواہ شد: محمد شریف انسپکٹر بیت المال ولد چوہدری فقیر احمد صاحب

گواہ شد: محمد سلیم ولد ماسٹر غلام نبی صاحب احاطہ [illegible] لاہور۔

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ (۲)

مکرم	ماسٹر نذیر احمد صاحب جھال خانوالہ		۲۲/۰۰	روپے
"	نثار احمد ڈی ٹائپ	فیصل آباد	۱۰/۰۰	"
"	ملک عبدالسلام صاحب	جناح کالونی فیصل آباد	۱۰/۰۰	"
"	شیخ محمد عبداللہ مرحوم	" " "	۱۰۰/۰۰	"
"	" لطف اللہ صاحب مرحوم	" " "	۱۰۰/۰۰	"
محترمہ	اختر صاحبہ	سمن آباد فیصل آباد	۱۰/۰۰	"
مکرم	صلاح الدین احمد بٹ صاحب	" " "	۱۵۵/۰۰	"
"	عبدالقدوس خان	امیر جماعت پشاور	۱۸۶/۰۰	"
مکرمہ	مہر سلطانہ دختر مرزا غلام قادر صاحب	پشاور	۵۰/۰۰	"
مکرم	علی محمد صاحب	"	۱۰/۰۰	"
"	افضال احمد صاحب	"	۱۵/۰۰	"
"	صاحبزادہ حبیب الرحمٰن صاحب	"	۱۰/۰۰	"
"	صلاح الدین بٹ صاحب	سمن آباد فیصل آباد	۱۱۵/۰۰	"
"	مرزا مقصود احمد صاحب	پشاور	۲۰/۰۰	"
"	چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب	"	۱۰/۰۰	"
"	چوہدری حبیب الرحمٰن "	"	۱۰/۰۰	"
"	" وارث خان "	"	۱۰/۰۰	"
"	ملک بشیر احمد صاحب	"	۱۰۰/۰۰	"
مکرمہ	بیگم ڈاکٹر خواجہ محمود احمد صاحب	"	۱۰/۰۰	"
"	مریم خواجہ بنت ڈاکٹر خواجہ محمود احمد صاحب	"	۱۰/۰۰	"
مکرم	سعید احمد مرزا جماعت احمدیہ	گجرات	۱۰/۰۰	"
"	افسر امانت تحریک جدید منجانب مرزا محمد عثمان صاحب		۴۰/۰۰	"
"	" " " الحاج محمد شفیع ہاشمی صاحب		۱۰/۰۰	"
"	شیخ بشیر احمد کوٹ مومن ضلع سرگودھا منجانب			
"	اقبال بیگم اہلیہ شیخ مشتاق احمد صاحب		۱۰۰/۰۰	"
"	چوہدری امتیاز احمد صاحب	کوٹ مومن ضلع سرگودھا	۱۰/۰۰	"
"	مرزا عبدالسمیع صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ منجانب شریفہ بی بی صاحبہ		۱۰/۰۰	"
"	عبدالعزیز خان سیکرٹری مال قاضی احمد ضلع نواب شاہ		۲۵/۰۰	"
"	ناصر احمد اٹھوال	داپڑا کالونی گڈو	۱۰/۰۰	"
"	سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈگری ضلع تھرپارکر		۲۱/۰۰	"
"	مظفر احمد صاحب گوڑھ احمدیاں ضلع تھرپارکر سندھ		۱۰/۰۰	"
"	چوہدری فضل الٰہی صاحب سکواڈرن لیڈر میانوالی		۱۰/۰۰	"
"	میاں محمد عالم صاحب فورمین ریلوے	"	۱۰/۰۰	"
"	مرزا منور احمد صاحب	"	۲۵/۰۰	"
"	محمد حنیف صاحب جماعت احمدیہ	ایبٹ آباد	۱۰/۰۰	"
مکرمہ	لجنہ اماء اللہ لندن معرفت صوفی محمد ابراہیم صاحب		۲۰۰/۰۰	"
مکرم	چیف میڈیکل آفیسر منجانب قاضی محمد اسلم صاحب لاہوری		۱۰۰/۰۰	"
"	طالب حسین خادم صاحب چک ۳۰ ضلع بہاولنگر۔		۵۰/۰۰	"
"	چوہدری محمد شریف صاحب ٹیکسلا منجانب امۃ المتین ملک صاحبہ		۱۰/۰۰	"
"	عبدالرحمٰن عزیز صاحب چک ۹۶/۱۲ ضلع ساہیوال منجانب			
"	رشیدہ بی بی منجانب والدہ مرحومہ صاحبہ		۵۰/۰۰	"
"	ڈاکٹر رحمت اللہ خان صاحب جمہ آزاد کشمیر		۳۰/۰۰	"
"	عبدالغنی صاحب کھاریاں ضلع گجرات		۳۰/۰۰	"
"	منظری اللہ دتہ صاحب جماعت کرانہ ضلع شیخوپورہ		۶۴/۰۰	"
"	بیگم کرنل محمد احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ۔		۱۰۰/۰۰	"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حُبِّ دنیا کا گرد و غبار اور وصیت

نظام وصیت کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ

يَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ

(صحیح مسلم۔ حدیث نواس بن سمعان)

یعنی آنے والا مسیح موعود اپنی جماعت کے افراد کے چہروں سے غبار یعنی حُبِّ دنیا کا گرد و غبار صاف کرے گا اور جنت میں جو ان کے مدارج مقدر ہونگے ان سے انہیں آگاہ کرے گا۔

ہم تمام موصیان کرام کو اللہ تعالےٰ سے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے دلوں سے حبِّ دنیا کے جذبات کو ٹھنڈا کر دے اور ہمیں اپنے قرب کی راہوں پر گامزن ہونے کا شوق اور ولولہ عطا کرے۔ آمین

جماعت احمدیہ کے ایسے افراد جنہیں ابھی تک اس بابرکت نظام میں شمولیت کی توفیق نہیں ملی انہیں بھی اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ انہیں اس الٰہی نظام میں شامل ہونے کی توفیق عطا کرے۔ تا وہ بھی اللہ تعالےٰ کی اس خاص رحمت کے امیدواروں کی صف میں کھڑے ہو جائیں۔ جس کا خدا تعالےٰ کی وحی میں موصیان کرام کے لئے وعدہ کیا گیا ہے۔

(صدر مجلس کارپرداز)

تقریب شادی

خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ میرے دو بچوں کی شادی کی تقریب مورخہ ۲۱ فروری اور ۲۴ فروری کو بخیر و خوبی سرانجام پائی الحمد للہ

مورخہ ۲۱/۲ کو میری بچی عزیزہ بشریٰ ربانی کی رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ عزیزی کا نکاح مولوی چراغ الدین صاحب مربی پشاور نے مورخہ ۲ نومبر ۱۹۸۹ء کو بہمراہ عزیزم ملک وسیم احمد صاحب ایم ایس سی ابن مکرم محترم ملک ظہیر محمد خان D-171 ماڈل ٹاؤن سے پڑھا تھا۔ ۲۲ فروری کو برات لاہور سے آئی۔ شام ۵ بجے واپس لاہور روانہ ہوگئی۔ بعد طعام مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی نے پُرسوز دعا فرمائی۔ جس میں سب احباب شریک ہوئے اور بچی کو رخصت کیا۔ اللہ تعالےٰ سب بھائیوں کو جزائے خیر دے۔

مورخہ ۲۲/۲ کو میرے بیٹے عزیزم لفٹیننٹ ملک عبد اللطیف خان پاکستان نیوی کی برات راولپنڈی سے لاہور روانہ ہوئی۔ عزیزم کا نکاح بھی مکرم مولوی چراغ الدین صاحب نے بہمراہ شکیلہ ناہید بنت ملک ظہیر محمد خان صاحب سے مورخہ ۲ نومبر کو مسجد احمدیہ راولپنڈی میں پڑھا تھا۔ اسی دن شام ۵ بجے برات لاہور سے روانہ ہو کر بخیر و عافیت واپس راولپنڈی پہنچ گئی۔

مورخہ ۲۴ فروری کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب جماعت سے استدعا ہے کہ دونوں رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک محمد شریف راولپنڈی)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

چائنا ہیر ٹانک

بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکتا ہے۔ ان کو لمبا اور مضبوط بناتا ہے۔ قیمت دس روپے

امین میڈیکوز۔ ۱۲ پونچھ روڈ لاہور

وقفِ جدید اچھا کام کر رہی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ میں تقریر فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"وقف جدید اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام کر رہی ہے۔"

وقف جدید کے مالی سال کا تیسرا مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ احباب کرام اور جماعتیں اپنے اپنے وعدہ جات چندہ وقف جدید بڑھا چڑھا کر دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔ سیکرٹری صاحبان مال براہ مہربانی چندہ وقف جدید کی جمع شدہ رقوم بلا تاخیر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع فرما دیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

مرکزی امتحان برائے لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے تحت ہونے والے تینوں معیاروں کا امتحان ۱۰ جون ۱۹۸۰ء کو منعقد ہوگا انشاء اللہ۔ نصاب لائحہ عمل میں درج ہے۔ تمام عہدہ داران ابھی سے اپنی اپنی ممبرات کو اس امتحان کی تیاری کروائیں۔ نیز تینوں معیاروں میں شامل ہونے والی ممبرات کی تعداد سے بھی ۳۱ مارچ ۱۹۸۰ء تک مطلع فرمائیں۔ تاکہ اس کے مطابق پرچہ جات کو شائع کروایا جا سکے۔

(سیکرٹری تعلیم)

اعلانِ نکاح

مکرم سید شاہ میر احمد صاحب ابن سید علی احمد صاحب ابنالوی کا نکاح عزیزہ آصفہ بیگم صاحبہ بنت مولوی فتح محمد صاحب اسلم درویش قادیان سے مبلغ چھ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ تاریخ احمدیت نے مورخہ ۲۹ فروری ۱۹۸۰ء بروز جمعہ بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھایا۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاحبزادگان نے بھی شرکت فرمائی۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے برکتوں اور رحمتوں کا موجب بنائے۔

(ناظر خدمت درویشاں)

شکریہ تعزیت

میری اہلیہ محمودہ بیگم صاحبہ مورخہ ۱۸/۲ کو حرکت قلب بند ہونے سے فوت ہوگئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ۱۹/۲ کو بعد نماز فجر صوفی غلام محمد صاحب نے مسجد مبارک ربوہ کے صحن میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ نے دعا فرمائی۔ کثرت سے احباب اور عزیزوں کی طرف سے خطوط آئے ہیں۔ جن سے ہمیں سکینت اور سکون ہوا۔ میں فرداً فرداً شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ جملہ احباب کی ہمدردی کا بہت مشکور ہوں۔

محمد عمر ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس سیالکوٹ

اکسیر اپھارہ

شفتل اور برسیم کے اپھارہ کے لئے

فی پیکٹ -/۲ روپے درجن -/۱۸ روپے

گروس ۲۰۱/۶۰ روپے بونس علاوہ

حیوانات کی ادویات کا مفصل

لٹریچر مفت

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ

فون نمبر۔ ۶۰۷/۶۰۶

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴